سوال

قضاء نمازوں کی ترتیب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگرایک شخص کی نماز ظہر قضاء ہوجاتی ہے ،اوروہ عصر کی جماعت پالیتا ہے ،اب کیا وہ امام کے پیچھے نماز ظہر کی نیت کرے گا یا نماز عصر کی ۔ ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہوراہل علم کے مسلک کے مطابق نمازوں کی قضاء میں ترتیب واجب ہے   امام ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی " میں لکھتے ہیں : ''یجب الترتیب فی قضاء الفوائت '' فوت شدہ نمازوں کی قضاء میں ترتیب واجب ہے   امام احمد نے کئی ایک جگہ پر یہی بیان کیا ہے   اور نخعی ، زھری ، ربیعہ ، یحی انصاری ، امام مالک ، لیث ، اورامام ابوحنیفہ اوراسحاق رحمھم اللہ جمیعا سے بھی اسی طرح منقول ہے   اورامام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں : ترتیب واجب نہیں ہے ؛ کیونکہ فرض فوت شدہ ہے ، چنانچہ اس میں ترتیب واجب نہیں ، جس طرح روزے میں واجب نہیں ہیں   چاہے کتنی بھی زیادہ ہوں ، امام احمد نے بھی یہی بیان کیا ہے   اورامام مالک اورابوحنیفہ رحمہما اللہ کہتے ہیں : ایک دن اوررات کی نمازوں سے زیادہ میں ترتیب واجب نہیں ؛ کیونکہ اس سے زیادہ میں ترتیب کا معتبر ہونا اس کے لیے مشقت ہے ، اوریہ تکرار میں داخل ہونے کا باعث ہے ، چنانچہ روزوں کی قضاء میں عدم ترتیب کی طرح ساقط ہو جائیگی ۔ دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (352/1). چنانچہ اس سے حاصل یہ ہوا کہ احناف ، مالکیہ ، حنابلہ میں سے جمہوراہل علم کے ہاں ترتیب واجب ہے ، لیکن اتنا ہے کہ مالکی اوراحناف کے ہاں ایک دن اوررات سے زیادہ ہونے کی صورت میں ترتیب واجب نہیں   ترتیب کی صورت یہ ہوگی کہ جس طرح معروف نماز ادا کی جاتی ہے اسی طرح قضاء بھی ادا کی جائیگی ، چنانچہ مثلا جس کی ظہر ، عصر کی نماز رہ گئی تو وہ پہلے ظہر اورپھر عصر کی نماز ادا کرے گا   لیکن بھولنے اورجہالت کی بنا پر ترتیب ساقط ہوجائیگی ، اوراسی طرح موجودہ نماز کا وقت نکل جانے اورجماعت رہ جانے کا خدشہ ہو توپہلے حاضر نماز ادا ہوگی اورپھر فوت شدہ ، راجح یہی ہے   اس لیے جس کی دو نمازیں رہ گئی ہوں مثلا ظہر اور عصر اوراس نے بھول کر پہلے عصر کی نماز ادا کرلی یا ترتیب کے وجوب سے جاہل ہونے کی بنا پر تواس کی نماز صحیح ہوگی   اوراگر یہ خدشہ ہو کہ قضاء والی نماز ادا کرنے سے موجودہ عصر کی نماز کا اختیاری وقت نکل جائیگا تو وہ عصر کی نماز پہلے ادا کرے ، اورپھر اپنی فوت شدہ کی قضاء کرے   اوراسی طرح اگر وہ مسجد میں داخل ہو توکیا وہ جماعت کے ساتھ موجودہ اور حاضر نماز ادا کرے یا کہ فوت شدہ نماز کی قضاء کرے ؟ امام احمد ایک روایت میں کہتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے کہ جماعت رہ جانے کے خوف سے ترتیب ساقط ہوجاتی ہے   لیکن اس حالت میں انسان کو فوت شدہ نماز کی ادائیگی کی نیت سے جماعت کے ساتھ مل جانا چاہیے ، جیسا کہ اگر کسی کی ظہر کی نماز رہتی ہو اوروہ مسجد میں آئے تو عصر کی جماعت ہورہی ہو تو وہ جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز کی نیت سے نماز ادا کرسکتا ہے ، اورامام کی نیت سے مقتدی کی نیت مختلف ہونا کوئی ضرر اور نقصان نہیں دے گا ، پھر بعد میں وہ عصر کی نماز ادا کرلے .
دیکھیں : الشرح الممتع (144-138/2). ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی